قاری عبدالوحید قاسمی

مسئلہ کشمیر اور قادیانی گروہ

(۱) اگست ۱۸۹۲ء میں راجہ اوسنگھ اور حکیم نورالدین قادیانی نے ایک سازش کے ذریعہ کشمیر پر قبضہ کرنے کی سازش کی تو جب اس کا علم ہوا تو مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے حکیم نورالدین قادیانی کو کشمیر سے فارغ کر دیا' غلام احمد قادیانی نے ان کو تسلی دی کہ کوئی فکر نہ کریں' آرڈر واپس ہو جائیں گے تو ان کی پہلی سازش کشمیر میں ہی دفن ہو گئی۔

(۲) تقسیم ہند کے وقت حد بندی کمیشن کو ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء کو مرزا بشیرالدین کی طرف سے ایک نقشہ پیش کیا گیا کہ ہم بھارت کے ساتھ ہوں گے' پاکستان کے ساتھ نہیں' ہم مسلمانوں سے الگ ہیں۔ حد بندی کمیشن میں قادیانیوں کا گھناؤنا کردار ایک لمبی داستان ہے۔ مسلم لیگ کے موقف کا وکیل ظفراللہ خان تھا۔ گورداسپور کو قادیانی سازش کے تحت بھارت میں شامل کیا گیا اور صرف بھارت کے لیے زمینی راستہ صرف یہی تھا۔ اگر گورداسپور بھارت کے پاس نہ جاتا تو مہاراجہ کشمیر الحاق پاکستان پر مجبور ہو جاتا۔ پھر بھی اس کے بعد مرزا محمود احمد نے کہا کہ ہم اس تقسیم پر رضامند خوشی سے نہیں ہوئے بلکہ مجبوری سے ہوئے ہیں' مگر ہم کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔ اکھنڈ بھارت کے منصوبہ کی طرف اشارہ کیا اور آج تک اس کی تکمیل کی طرف کوشاں ہیں۔

(۳) مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نواب امام دین کو گورنر کشمیر بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کو بطور مددگار کے روانہ کیا اور حکیم نورالدین کو مشیر سیاسی بنا کر روانہ کیا اور ان کی سازشیں بے نقاب ہونے پر کامیاب نہ ہو سکے۔

(۴) آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام ۱۹۳۱ء اور مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیرالدین اس کا صدر بنا اور سیکرٹری جنرل مبلغ قادیانی عبدالرحیم اور علامہ اقبالؒ اس کے رکن بنائے گئے۔ اس کمیٹی کے اعلان کے بعد کثیر تعداد میں قادیانی مبلغین پورے کشمیر میں پھیلا دیئے گئے اور ان کی امداد شیخ عبداللہ کے ہاتھوں سے ان کے ذریعہ سے استعمال کی جاتی تھی، قادیانیوں کے ہاتھوں استعمال ہونے کے بعد کئی بار اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے' آپ نے قادیانی ہونے کی تردید کرتے رہے کہ میرا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (آتش چنار)

مگر قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کشمیر کا دورہ کیا اور اپنے خطیبانہ انداز میں قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مجلس احرار اسلام کی ان قربانیوں سے کشمیریوں کے ایمان بھی بچ گئے اور کشمیر بھی بچ گیا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ کشمیر کمیٹی کا جب دوسرا اجلاس لاہور میں ہوا تو قادیانی بھاگ گئے اور علامہ اقبالؒ صدر بنے۔ اس طرح ایک بار پھر وہ اپنی سازشوں سمیت ناکام ہوئے۔ مگر سازشیں پھر بھی جاری رہیں۔

(۵) اس کے بعد انہوں نے تحریک کشمیر کے نام سے سازش شروع کی' علامہ اقبالؒ کو صدارت کی پیش کش کی مگر

انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر کشمیر ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی ۔ ۱۹۳۷ء تک چلائی۔ مولانا سید حبیب شاہ، منشی محمد دین ،عبدالمجید سالک، مولانا غلام رسول، مرزا بشیر الدین محمود اس کے روح رواں تھے۔ظہور احمد کے بیان کے مطابق جولائی ۱۹۳۲ء میں شیخ عبداللہ لاہور آئے اور مرزا بشیر الدین محمود سے مل کر منصوبہ بنایا کہ دو ماہ کے اندر اندر سری نگر میں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس منعقد ہوگی، جس میں ریاست کے تمام طبقے شامل ہوں گے۔ (بحوالہ کشمیری مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد ص:۱۹)

(۶) فرقان بٹالین ۱۹۴۸ء معراجکے سیالکوٹ میں مرزا بشیر الدین کے بیٹے مرزا ناصر اور مرزا مبارک کی سرکردگی میں بنائی گئی تھی اور جنرل گریسی سرپرستی کر رہے تھے۔ اس فورس اور بٹالین کے ذریعہ کشمیر پر قبضہ کرنے کا منصوبہ تھا اور انہوں نے اس وقت جو ظلم وستم مسلمانوں پر کیا، اس کو مسلم کانفرنس کے رہنما اللہ رکھا ساغر اپنے بیانات میں اخبارات کے ذریعہ عوام کو بتاتے تھے اور آج مسلم کانفرنس اس کا دفاع کرتی ہے اور بعد میں مسلمانوں کے شدید مطالبے پر خان لیاقت علی خان نے اس فورس کو توڑ دیا مگر قادیانیوں نے ان کو ربوہ (حال چناب نگر) میں بلا کر تمغہ دفاع کشمیر سے نوازا اور ایک یادگار بھی بنائی۔

(۷) ایک قادیانی آزاد کشمیر کا خود ساختہ صدر بن گیا۔ ریاست جموں وکشمیر قادیانی جماعت کا صدر غلام نبی گلکار ۴/ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ڈان ہوٹل راولپنڈی میں اپنی صدارت کا اعلان کرتا ہے اور آزاد کشمیر کو جمہوریہ کشمیر کا نام دیتا ہے اور اپنی کابینہ میں تمام قادیانیوں کا اعلان کرتا ہے اور بعض کے قادیانی ناموں کو بھی تبدیل کیا گیا۔ گورنر کشمیر قادیانی، ڈیفنس سیکرٹری قادیانی انسپکٹر جنرل پولیس، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس، وزیر تعلیم، وزیر انصاف، وزیر صحت، ڈائریکٹر میڈیکل سروسز، چیف انجینئر اور دیگر اہم عہدے قادیانیوں کے سپرد کر دیئے گئے اور اس اعلان کے دو دن بعد ۶/ اکتوبر کو نام نہاد صدر کشمیر مظفر آباد جاتے ہیں اور وہاں سے وہ سری نگر جاتے ہیں، جہاں انہوں نے شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔ مگر مجاہدین کی قربانیاں اور مجلس احرار اسلام کی خدمات، جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں، کشمیریوں کو مستقل عذاب سے بچالیا اور قادیانی عزائم ایک دفعہ پھر کشمیر کی مٹی میں دفن ہوگئے اور ایسے بھی ان کے عزائم سازشیں منصوبے کشمیر میں دفن ہوتے گئے۔

(۸) ۱۹۶۵ء کی جنگ بھی قادیانی سازش کا حصہ تھی۔ اس وقت صدر ایوب خان کے اردگرد قادیانیوں کا گھیرا تھا، جس میں میجر جنرل اختر حسین اعوان، سیکرٹری خارجہ عزیز احمد، پلاننگ ڈپٹی چیئرمین ایم ایم احمد (پوتا غلام احمد قادیانی) ان کے علاوہ کلیدی عہدوں پر فائز درجنوں قادیانیوں نے ایوب خان کے گرد گھیرا تنگ کر دیا تھا اور ایوب خان کو باور کرایا کہ یہ موقعہ ہے کہ ہم کشمیر پر چڑھائی کریں اور کشمیر حاصل کر لیں گے اور کہا کہ کشمیر پر حملہ سے پاک بھارت براہ راست جنگ نہ ہوگی۔ (''عجمی اسرائیل'' ص:۳۳،۳۴،۳۵۔ از شورش کاشمیریؒ)

اس کے ساتھ ساتھ پورے آزاد کشمیر میں یہ اشتہار بھی کثیر تعداد میں تقسیم کرائے گئے، جس میں لکھا ہوا تھا کہ ریاست جموں وکشمیر ان شاءاللہ آزاد ہوگی اور اس کی فتح ونصرت احمدیت کے ہاتھوں ہوگی۔ (پیش گوئی مصلح موعود)

ڈاکٹر جاوید نے ان دنوں ذکر کیا تھا کہ اس جولائی میں سرظفر اللہ خان نے مجھے امریکہ میں کہا تھا کہ صدر ایوب کو

پیغام دو کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کے لیے موزوں ہے۔ پاکستانی فوج ضرور کامیاب ہوگی' میں نے جب ایوب خان کو کہا تو کہا کہ مجھ سے کہہ دیا ہے' کسی اور سے نہ کہنا۔ پھر وہ پیغام لے کر اختر حسین اعوان، میجر جنرل ایوب خان کے پاس گئے اور انہیں یقین دلایا۔ مگر ہوا اس کے برعکس' الٹا تو یہ بھی ایک سازش کے ذریعہ کارگل پر بھی قبضہ کرایا گیا تھا جس کا آج تک کتنا نقصان ہوا اور ہوتا رہے گا۔

یاد رکھیں کہ قادیانی جماعت ایسی خطرناک جماعت ہے جو ایک تیر سے کئی شکار کرنے کا فن جانتی ہے۔ نام نہاد لیڈروں کو قادیانی جال میں اتارنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو یہ کھیل کئی دفعہ کھیل چکے ہیں اور آج بھی کھیل رہے ہیں' جس میں کشمیر کے معروف لیڈران بھی پھنس گئے ہیں۔ اور یہ بھی وجہ ہے کہ کشمیری لیڈروں کے غیر ملکی دورے اور دعوتیں قادیانی اور یہودی کرتے ہیں اور اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لیے ان کو پابند کرتے ہیں۔ یہ بھی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی لیڈر کشمیری غیر ملکی دورہ کر کے واپس پاکستان و آزاد کشمیر آتا ہے تو ان کی فکر، سوچ تبدیل ہوتی ہے' جیسے سردار برادران کا آج کل اسرائیل تسلیم کرانے کی مہم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم دے اور قادیانیوں اور یہودیوں کی سازشوں سے بچائے۔

(۹) قادیانی مجاہدین کشمیر کو بھی ہم نوا بنانے کے لیے ہر دور میں سازش کرتے رہے ہیں۔ کشمیری لیڈروں کی طرح مجاہدین کو بھی خریدنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال ملاحظہ فرمائیں:

اگست ۲۰۰۰ء میں صدر کلنٹن کا خصوصی نمائندہ قادیانی منصور اعجاز' سید صلاح الدین حزب المجاہدین کے کمانڈر سے ملاقات کرتا ہے۔ C/9/3 اسلام آباد میں اور پاکستان کو مذاکرات سے باہر رکھنے کے لیے ۱۰۰ ملین ڈالر کی پیشکش کرتا ہے۔ بڑی گھناؤنی سازش تھی' تقریباً چھ گھنٹے ملاقات رہی اور طرح طرح کی پیشکش ہوتی رہی' صلاح الدین کو کشمیر کا یاسر عرفات بنانے کی بھی پیشکش کی گئی' مگر مجاہدین پہلے کی طرح ان کے دام میں نہیں آئے اور آئندہ بھی قادیانی دام میں نہیں آئے ہیں۔

(ہفت روزہ ''غازی'' ۔۳ ستمبر ۲۰۰۰ء)

(۱۰) قادیانی اور اسرائیلی کمانڈوز ارض کشمیر میں ڈل جھیل پر ایک سو سے زیادہ قادیانی اسرائیلی کمانڈوز موجود تھے جو کہوٹہ پلانٹ سے صرف ۵۵ میل ہے مگر مجاہدین نے حملہ کر کے بعض کو ماردیا اور بعض کو گرفتار کیا اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی اس سازش کو بھی ناکام کیا۔ قادیانی، اسرائیلی، بھارتی یہ تینوں پاکستان، اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں۔ اسرائیل نے ہر موقع پر بھارت کا ساتھ دیا۔ دفاعی معاہدے کئے۔ اسرائیل عظیم تر اسرائیل کے لیے اور بھارت وسیع ہندوستان کے لیے کوشاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بابری مسجد کی شہادت پر اسرائیلی حکومت نے مندر کی تعمیر کے لیے ایک سونے کی اینٹ بھارت روانہ کی تھی۔ اس گہری دوستی کے محرکات کیا ہیں؟ اس کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ بھارت پاکستان وسط ایشیاء تک کا علاقہ ملا کر اکھنڈ بھارت بنانے کا منصوبہ رکھتا ہے اور اسرائیل پورے عرب کو یہودیوں کی میراث سمجھ کر ہڑپ کرنا چاہتا ہے تا کہ اکھنڈ بھارت اور گریٹر اسرائیل دنیا کے نقشے میں آئے اور اس میں ایک ریاست قادیانی ہو۔

قادیانی مشن اور مرکز آج بھی اسرائیل میں قائم ہیں اور وہاں کی حکومت کی سرپرستی میں کام کرتے ہیں اور پاکستانی اور کشمیری قادیانیوں کو وہاں خصوصی تربیت دی جاتی ہے ۔سازشوں کے لیے ۔مشرقی پاکستان کی علیحدگی قادیانی سازش تھی ۔(راؤ فرمان علی)

(۱۱) ایسے حالات کو دیکھ کر اور قادیانیوں کی سازشوں کو مدنظر رکھ کر حکومت آزاد کشمیر نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آزاد کشمیر کی حدود میں ان کی تبلیغ اور تشہیر پر پابندی لگادی ۔مگر تا حال اس پر عمل نہیں ہوا۔۴/مئی ۱۹۷۳ء کو جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ربوہ میں جمعہ کے خطبہ میں اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے آزاد کشمیر کے ذمہ داروں کو ربوہ طلب کیا ہے ۔صرف ۹ یا ۱۲' افراد تھے اور باقی کوئی ممبر نہیں تھا اور ہمیں یقین دلا دیا گیا کہ اس پر عمل نہیں ہوگا۔اور آج تک ان کی سرگرمیاں پہلے سے تیز ہوگئی ہیں ۔

۳/مئی ۱۹۸۴ء کو جنرل عبدالرحمٰن صدر آزاد کشمیر نے صدارتی آرڈی نینس جاری کیا۔اس کی تین شقیں تھیں ۔

(۱) قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے ،اپنی تبلیغ کسی صورت نہیں کر سکتے ۔(۲) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دے دیا گیا کہ ان کی تبلیغ و تشہیر پر ان کو سزا دیں ،کتب ضبط کریں (۳) ضوابط فوجداری کے تحت قابل دست اندازی پولیس ناقابل ضمانت ناقابل راضی نامہ قرار دیا۔کلمہ،اذان،مسجد،قرآنی آیات اور دوسرے مسلمانی شعار استعمال نہیں کر سکتے ۔کشمیر کے متعلق قادیانی مذہبی عقائد ملاحظہ فرمائیں:

۱۹۶۶ء میں قادیانیوں کا تین روزہ جلسہ سیرت بتاریخ ۲۴،۲۵،۲۶ کوٹلی میں منعقد ہوا۔اس میں بعض سوالات کئے گئے اور ان کے مربی سلسلہ احمدیہ آزاد کشمیر محمد اسد اللہ قریشی نے ان سوالوں کے جوابات کتابی شکل میں دیئے ۔

(۱) آیا عیسیٰؑ مخفی طور پر کشمیر آئے تھے' قرآن میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

جواب: قرآن کی سورۃ مومنون کی اس آیت میں اس کا ذکر ہے۔

(۲) کشمیر میں ۸۰ ہزار احمدی ہیں

(۳) وہاں مسیح اوّل دفن ہیں اور مسیح ثانی غلام احمد کے پیروکاروں کی اکثریت ہے اور کہا کہ جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو اس ملک کی فرمانروائی کا حق صرف اور صرف احمدیوں کو پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خان حمید صدر آزاد کشمیر کے دور میں سر ظفر اللہ خان مظفر آباد اپنے دفتر کا افتتاح یا بنیاد رکھنے کے لیے کسی کے گھر گیا تو وہاں کے علماء کرام اور مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا اور ہوٹل ہی سے واپس آ گیا' اس طرح وہ اپنے منصوبے میں ناکام رہا۔

(مطبوعہ: ''تکبیر''۔کراچی ۳۰/اکتوبر ۵/نومبر ۲۰۰۳ء)